باب نمبر 56

یہ بات یقینی بنانا کہ آسانی پیدا کرنے والی اشیاء اور طریقہ کار سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے:

میں نے اپنے بچپن کے تجربات سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں نے سیکھا ہے کہ معذور بچے کی بات سننا، بچے سے ہر مرحلے پر پوچھنا کہ وہ آسانی پیدا کرنے والے اوزار یا ورزش کے بارے میں کیا سوچتا ہے اور بچے کی ضروریات کا فیصلہ کرنے میں بچے اور اس کے والدین کو شامل کرنا بہت اہم ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ بچہ اور اس کے والدین ہمیشہ ٹھیک کہتے ہوں۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ ڈاکٹر، جسمانی معالج یا بحالی کارکن ہمیشہ ٹھیک کہتے ہوں۔ ایک دوسرے کے خاص علم کی عزت کرنے اور مل کر حل ڈھونڈنے سے وہ بچے کی ضروریات پوری کرنے کے قریب آ سکتے ہیں۔

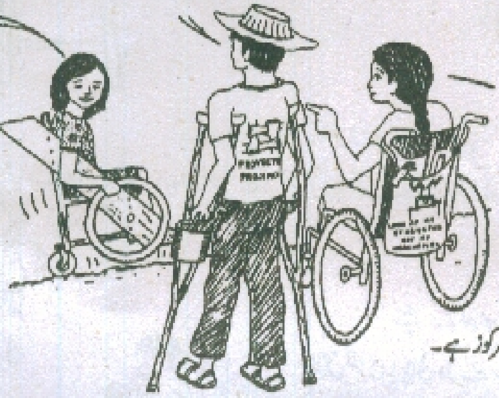

آسانی پیدا کرنے والے کچھ اوزار اور سازوسامان کے بہترین نمونے اس وقت تیار ہوتے ہیں جب ان بچوں کے خیالات اور تجاویز پر عمل کیا جائے، جو انہیں استعمال کرتے ہیں۔

بچے کو آسانی پیدا کرنے والے اوزار، ساز و سامان اور طریقہ کار فراہم کرنے میں احتیاطی تدابیر

اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ آسانی پیدا کرنے والے اوزار اور ساز و سامان واقعی بچے کی ضروریات پوری کریں، مندرجہ ذیل پر عمل کریں۔

علینا کے جوڑوں میں سوزش ہے۔ اس کے ران اتنے کمزور ہو گئے ہیں کہ جسم کا وزن نہیں اٹھا سکتے۔ اس کو سہولت فراہم کرنے والی پٹیاں اور بیساکھیاں دی جا سکتی ہیں۔ لیکن احتیاط سے کام لیں۔ ان چیزوں سے اس کے ران مضبوط نہیں ہوں گے۔ ان سے اس کے ران مزید کمزور ہو سکتے ہیں کیونکہ چلنے کے لئے پھر وہ اپنے رانوں کے پٹھے استعمال نہیں کرے گی۔

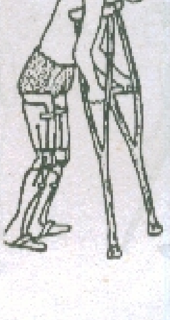

کم مناسب

اس کے ران مضبوط کرنے کے لئے ورزش بہتر حل ہو سکتا ہے۔ مثلاً، پانی میں چلنے سے اس کی ٹانگوں کو اس کے وزن کو سہارا دینا آسان ہو جائے گا۔

زیادہ مناسب

بیساکھیوں کی بجائے چھڑی کے استعمال سے رانوں کے پٹھوں کے استعمال اور مضبوطی میں مدد ملتی ہے۔

بچے کو آسانی پیدا کرنے والے اوزار کا محتاج بننے سے بچائیں۔

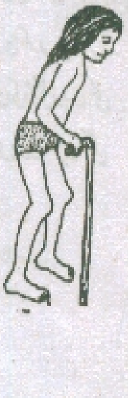

(2) بچے کی عمر بڑھنے اور نشوونما کے ساتھ اس کی ضروریات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ باقاعدگی سے تجزیہ کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ معلوم ہوسکے کہ آسانی پیدا کرنے والا اوزار تبدیلی کی ضرورت ہے یا اس کی مزید ضرورت نہیں ہے۔ بچے سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ مثلاً

شاہد کو بیٹھتے وقت اپنا توازن قائم رکھنے میں مشکل ہوتی تھی۔ ابتدا میں وہ پٹیوں کی مدد سے سیدھا بیٹھتا تھا۔

صرف ابتدا میں مناسب

لیکن اس کی نشوونما کے ساتھ اس کو پٹیوں سے کرسی پر باندھنے سے اس کا توازن بہتر ہونا رک سکتا ہے یا بغیر کسی کے مدد کے بیٹھنا نہیں سیکھ سکتا۔

شاہد کو ایسی نشست کی ضرورت ہے جو اس کی ٹانگوں اور کولہوں کو سہارا دے لیکن جسم کے اوپر والے حصے کا توازن بغیر کسی مدد کے قائم رکھے۔

بعد میں مناسب

(3) سہولت فراہم کرنے والی مہنگی اشیاء کے بجائے ایسی سادہ اور کم لاگت کی آسانی پیدا کرنے والی اشیاء زیادہ مفید ہوتی ہیں جو بچے کی ضروریات مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً

بازار میں فروخت ہونے والی اکثر پہیوں والی کرسیاں بہت بڑی ہوتی ہیں اور ان میں بچے کی حالت کے مطابق تبدیلی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ان کی مرمت مشکل اور مہنگی ہوتی ہے اور اگر کوئی حصہ خراب ہو جائے تو متبادل ملنا مشکل ہوتا ہے۔

کم مناسب

بچے کے قد اور ضروریات کے مطابق لکڑی یا پلائی وڈ سے سادہ کرسی آسانی سے بنائی جاسکتی ہے۔ ان کی مرمت اور حصے تبدیل کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ سائیکل کے ٹائر اور دوسری عام اشیاء استعمال کی جاتی ہیں۔

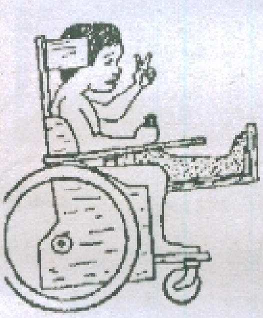

زیادہ مناسب

(4) والدین اور لوگوں کے معاشی حالات کو مدنظر رکھیں۔ بڑھتے ہوئے بچوں کو مسلسل بڑے سائزوں کی آسانی پیدا کرنے والی اشیاء مثلاً مصنوعی اعضاء، خصوصی نشستیں وغیرہ کی ضرورت ہوگی۔ ایسی اشیاء استعمال کریں جو سستی ہوں تاکہ ان کو آسانی سے تبدیل کیا جاسکے یا جن کو آسانی سے بڑا کیا جاسکے۔ مثلاً

غریب والدین بعض اوقات اپنے پورے سال کی کمائی مہنگی اور جدید پٹیوں اور جوتوں پر خرچ کردیتے ہیں۔

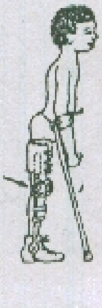

کہنی کی مہنگی بیساکھی

جوتوں کے ہمراہ مہنگی پٹی

کم مناسب

جب بچہ بڑا ہو جائے یا پٹی ٹوٹ جائے تو والدین اس کو تبدیل یا اس کی مرمت نہیں کرسکتے۔ اس طرح بچہ دوبارہ گھٹنوں کے بل چلنا شروع کردیتا ہے۔ اس کے جوڑ سکڑ جاتے ہیں اور شاید چلنے سے معذور ہو جاتا ہے۔

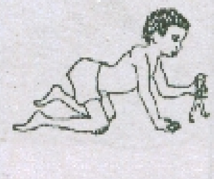

بغیر جوڑ کی سستی پٹی پہننے سے بچہ بیٹھتے وقت اپنا گھٹنا نہیں موڑ سکے گا۔ لیکن اس کو آسانی سے تبدیل کیا جاسکتا ہے تاکہ بچہ اپنے پیروں پر چل سکے۔ ایک مہنگی پٹی کی قیمت میں بیس سستی پٹیوں تک بنائی جاسکتی ہیں۔

گھر میں بنائی گئی بیساکھی

بانس کی بیساکھی

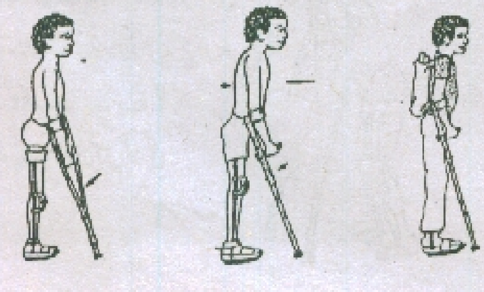

زیادہ مناسب

(5) دیہاتی علاقوں میں خصوصی مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ ایسے طریقے تلاش کریں کہ روزمرہ کے کام اور دوسروں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بچے کی ورزش ہو سکے۔ بچے کو دوسروں سے الگ تھلگ مت رکھیں مثلاً

اگر بچے کا کمزور بازو مضبوط کرنے کی ضرورت ہو۔

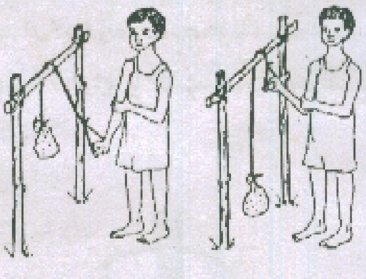

بچے کو الگ رکھ کر ورزش کروانے سے گریز کریں۔

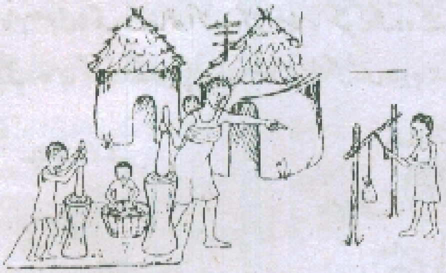

کم مناسب

ایسے طریقے ڈھونڈیں کہ وہ اپنی ورزش بھی کر سکے اور دوسروں کے ساتھ مل کر کام بھی کرے۔

اگر پیسنے والی چیز بھاری ہو تو آپ یہاں دوسرا وزن باندھ سکتے ہیں۔

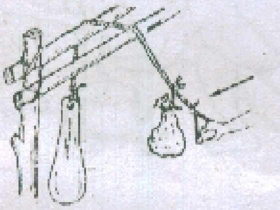

ایک اور بچہ پیسنے والی شے کو نیچے کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔

زیادہ مناسب

جن علاقوں میں ہاتھ کی چکی سے دانے پیسے جاتے ہیں، وہاں اس کو ورزش کیلئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہاتھ کی چکی کو سخت یا نرم کیا جا سکتا ہے۔ پتھر پر دانے پیسنے سے بھی ورزش ہوتی ہے۔

(6) جب بھی ممکن ہو ہڈیوں کے اوزار کو ہلکا رکھیں اور کوشش کریں کہ نظر نہ آئیں مثلاً

بینا کا تعلق ایسے گاؤں سے ہے جہاں زیادہ تر بچے جوتے پہنتے ہیں شہر کے بحالی مرکز میں اس کو اس طرح کا بھاری جوتا اور دھات کی بھاری پٹی پہنائی گئی وہ اس کو پسند نہیں کرتی تھی اور یہ پہن کر گھر سے باہر نہیں جاتی تھی۔

چھ مہینے بعد بینا کے والد اس کو گاؤں کے بحالی مرکز لے گئے جہاں پر اس کو پلاسٹک کی ہلکی بریس لگائی گئی وہ اس کو جرابوں کے نیچے پہن کر اپنے پرانے جوتے پہن سکتی تھی۔ وہ خوش تھی کہ وہ ہر جگہ پہنچ سکتی تھی۔

نوٹ: جن علاقوں میں بچے جوتے اور جرابیں نہیں پہنتے وہاں پر بریس کے ساتھ لکڑی کا ٹکڑا لگایا جا سکتا ہے تاکہ پیر ہوا میں کھلا اور صاف رہے۔

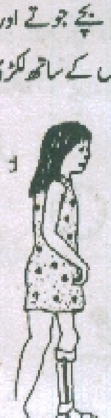

(7) مقامی رسم و رواج اور طرز زندگی کے مطابق آسانی پیدا کرنے والے اوزار ڈھالنے کی کوشش کریں۔ مقامی حالت کے مطابق ڈھالنے کی ایک مثال جے پور کی ٹانگ ہے۔

بھارت میں دیہاتی لوگ اکڑوں بہت بیٹھتے ہیں وہ زمین پر بیٹھ کر کھانا پکاتے اور کھاتے ہیں۔ عام مصنوعی ٹانگ کے ساتھ اکڑوں نہیں بیٹھا جا سکتا کیونکہ وہ گھٹنے اور ٹخنے پر زیادہ نہیں جھکتی۔ عام ٹانگ کو ننگے پیر یا پانی میں استعمال کیلئے بھی نہیں بنایا جاتا۔

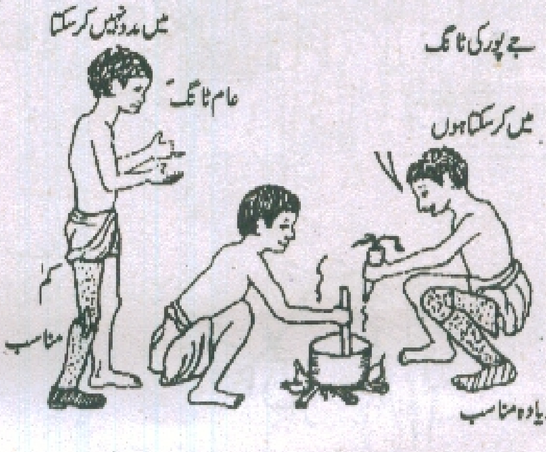

جے پور کی ٹانگ کو بھارت کے دیہاتیوں کی ضروریات کیلئے بنایا گیا تھا۔ اس کا گھٹنا مکمل مُڑ سکتا ہے۔ اس کا پیر زیادہ تر ربڑ سے بنایا جاتا ہے جو بہت لچکدار ہوتا ہے اور اس کی مدد سے آسانی سے اکڑوں بیٹھا جا سکتا ہے۔ اس کی شکل اور رنگ عام پیر جیسا ہوتا ہے۔ یہ پانی جذب نہیں کرتا اور بغیر کسی نقصان کے پانی یا چاول کے کھیتوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس ٹانگ کی قیمت کم ہے اور جلدی لگائی جا سکتی ہے۔

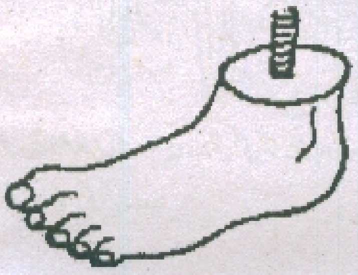

(8) آسانی پیدا کرنے والی اشیاء اور اوزار کو پُرکشش اور پُرلطف بنانے کی کوشش کریں۔ آسانی پیدا کرنے والی اشیاء کی کشش آزمانے کیلئے مندرجہ ذیل معلوم کریں۔

☆ کیا بچہ اپنی سہولت فراہم کرنے والی چیز میں خوشی یا فخر محسوس کرتا ہے؟

☆ کیا والدین کو پسند ہے؟

☆ کیا دوسرے بچے اس کے ساتھ کھیلنا یا اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

(9) بچوں کو ضرورت سے زیادہ امدادی پٹیاں مہیا کرنا ایک عام غلطی ہے۔ بحالی کے مراکز میں اکثر ایسے بچے آتے ہیں جنہوں نے بہت بھاری امدادی پٹیاں لگائی ہوتی ہیں اور جن کی کبھی ضرورت بھی نہیں تھی یا اب نہیں رہی۔ ان سے ان کی نشوونما کی رفتار سست ہو سکتی ہے۔ ہمیشہ یہ دیکھیں کہ بچہ آسانی پیدا کرنے والے اوزار کے ساتھ اور ان کے بغیر کیا کچھ کر سکتا ہے۔ آسانی پیدا کرنے والے چھوٹے اور ہلکے اوزار آزمائیں۔ یا کوئی بھی استعمال مت کریں۔ بچے کی رائے معلوم کریں کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

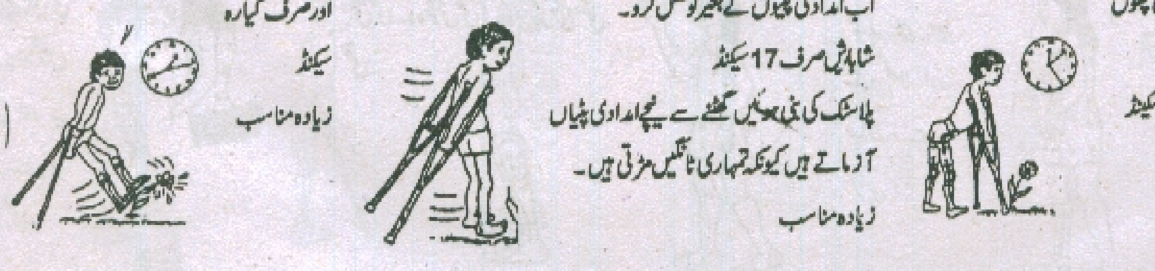

یہ تجزیہ کرنا کہ کن نقائص کو ٹھیک کیا جائے اور کن کو ٹھیک نہ کیا جائے۔

جیسا کہ مناسب سہولت فراہم کرنے والی پٹی کے بارے میں فیصلہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس فیصلے کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ کیا سکڑے جوڑ کو ٹھیک کرنے سے بچے کو واقعی فائدہ پہنچے گا۔ اگرچہ کئی سکڑے ہوئے جوڑ بچے کی مشکلات میں اضافہ کرتے ہیں، لیکن کچھ حقیقت میں مفید ہو سکتے ہیں اور ویسے ہی چھوڑ دینے چاہئیں۔ مثلاً

پولیو والے بچے کی کمزور ٹانگ اکثر چھوٹی ہوتی ہے۔ پیر لٹکتا رہتا ہے اور اکثر پیچے کے جوڑ سکڑ جاتے ہیں جس سے نتیجتاً ٹانگ لمبی ہو جاتی ہے۔

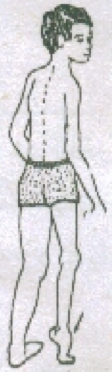

اگر ہم سکڑے جوڑ کو صحیح کرلیں تو ٹانگ چھوٹی ہو جائے گی۔ یہ کولہوں میں جھکاؤ، سپائن میں خم اور بے ڈھنگا چلنے کا سبب بن سکتا ہے۔

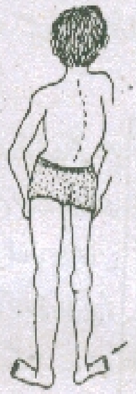

کولہے کا جھکاؤ اور سپائن کا خم ٹھیک کرنے کیلئے بچے کو جوتے کے نیچے سہارا اور غالباً سہولت فراہم کرنے والی پٹی کی ضرورت ہوگی۔ اس سے چلنا مزید مشکل اور معذوری زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

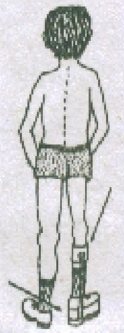

اس بچے کا سکڑا جوڑ ٹھیک نہ کرنا بہتر ہوگا۔

مفلوج ہاتھوں والے افراد کی انگلیوں کے جوڑ سکڑنا اور سپائنل کارڈ کے زخم یا عضلی ڈس ٹرافی والے افراد کی کمر کے پٹھے کس جانا، مفید سکڑے جوڑوں کی مزید مثالیں ہیں۔

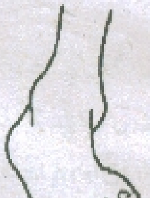

احتیاط: بعض اوقات ہڈیوں کے ڈاکٹر فالج زدہ بچوں کے سکڑے جوڑ یا بے ڈھنگی حالتیں ٹھیک کرنے کیلئے آپریشن کرتے ہیں۔ آپریشن کے بعد بچوں کو اکثر چلنے اور کام کرنے میں زیادہ دشواری ہوتی ہے۔ آپریشن کا فیصلہ کرنے سے پہلے جسمانی معالجوں اور ہڈیوں کے دوسرے ڈاکٹروں کی رائے معلوم کریں۔

سکڑے ہوئے جوڑ یا نقائص ٹھیک کرنے سے پہلے اس بات کی تسلی کرلیں کہ ٹھیک کرنے سے بچے کو فائدہ ہوگا۔

زیادہ اہم کیا ہے۔ ظاہری شکل و صورت یا کام؟

جب زیادہ کارآمد اور زیادہ دلکش سہولت فراہم کرنے والے اوزار میں سے ایک کا انتخاب کرنا پڑتا ہے تو تہذیبی عوامل کو مدنظر رکھنا اور بچے اور اس کے والدین کی خواہشات کا احترام کرنا ضروری ہوتا ہے۔

نہیں

یہ ضروری ہے کہ خاندان کے افراد معذور شخص کو روز مرہ کے کام اور سرگرمیوں سے علیحدہ نہ کریں۔

ہاں

اس کے بجائے ایسے طریقے تلاش کریں کہ معذور شخص بہترین انداز میں مدد کر سکے۔

آسانی پیدا کرنے والی کسی چیز کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت ہمیں اس کے کارآمد ہونے اور دلکشی میں ایسا توازن رکھنا چاہیئے جو بچے کے خاندان اور سماج کیلئے موزوں ترین ہو۔

بحالی کارکن اکثر کارآمد ہونے کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں لیکن سماج میں قبولیت بھی اہم ہوتی ہے۔ بعض جگہوں پر یہ زیادہ اہم ہو سکتی ہے۔ اس لئے بچے کو سہولت فراہم کرنے والی ایسی چیز کیلئے آمادہ کرنے سے جس سے اس کا نقص زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس کا بچے پر کیا اثر ہوگا۔ بعض معاشروں میں لوگ بچے اور اس کے لئے آسانی پیدا کرنے والی چیز کو جلد ہی قبول کرلیتے ہیں۔ لیکن بعض معاسروں میں نامکمل جسم والے شخص کے بارے میں عقیدے یا خوف پائے جاتے ہیں۔ کچھ معاشروں میں ہاتھ کا کٹنا روایتی طور پر سزا رہی ہے اور چور کی نشانی ہوتی ہے یا ایسے نقص والی لڑکی کو شوہر ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے سماجی طور پر اس کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اگر اس کے لئے آسانی پیدا کرنے والی چیز صحیح کام نہ بھی کرتی ہو، پھر بھی حقیقی نظر آنا چاہیئے یا کم نمایاں ہونا چاہیئے (اگر خاندان اس کی استطاعت رکھتا ہو تو دو مصنوعی اعضاء اس کا بہترین حل ہیں گھر کے استعمال یا کام کیلئے کنڈوں والا اور باہر کے جانے کے لئے ہاتھ والا۔)

ظاہری شکل وصورت اہم ہو سکتی ہے۔ مثلاً دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں کے بہترین حل میں سے ایک یہ ہے کہ آپریشن کے ذریعے بازو کی نچلی ہڈیوں کو چیزیں پکڑنے کے قابل بنایا جائے۔ ایک ہڈیوں کے سرجن کیلئے یہ آپریشن کافی آسان ہوتا ہے اور جب ایک مرتبہ مکمل ہو جائے تو کئی اقسام کی چیزیں پکڑنے کیلئے آسانی پیدا کرنے والی کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایسا شخص چیزیں محسوس کر سکتا ہے لیکن بہت کم لوگ یہ متبادل پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ بہت عجیب لگتا ہے۔

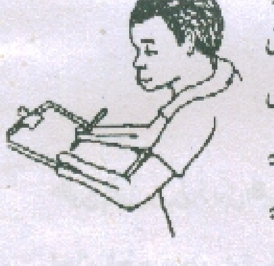

یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ بچہ شرمندگی محسوس کرتا ہے یا سوچتا ہے کہ اس کو اپنی معذوری چھپانی چاہیئے۔ ہمیں زیادہ آگہی پیدا کرنے کے لئے کام کرنا چاہیئے لیکن لوگ اپنے رویئے جلدی تبدیل نہیں کرتے اکثر بچے اور اس کے والدین کے پاس اپنے خوف کی اچھی وجوہات ہوتی ہیں اور ہمیں ان کو قبول کرنا سیکھنا چاہیئے لیکن اس کے ساتھ ہمیں بچے کی معذوری قبول کرنے اور بچے کیلئے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے کے لئے بچے، اس کے والدین اور معاشرے کی مدد کرنی چاہیئے۔

ہمیں چاہیئے کہ بچے میں ہمت پیدا کریں۔ نئی معذوری والا بچہ اکثر لوگوں میں گھلنے ملنے یا واپس سکول جانے سے خوفزدہ ہوتا ہے۔ دوسرے افراد یا بچے ابتدا میں اس کو محسوس کرکے اس پر افسوس کر سکتے ہیں یا اس کو تنگ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس مشکل مرحلے میں اس کی مدد کی جائے تو عموماً دوسرے لوگ اور بچے جلد ہی اس کے فرق کے ساتھ عادی ہو جائیں گے اور اس کی معذوری اور اس کو قبول کرلیں گے۔ جب معذور افراد میں زیادہ تعداد میں لوگوں کے ساتھ گھل مل جانے کی ہمت آئیگی تو دوسروں کیلئے ان کی تقلید کرنا آسان ہوگا، کیونکہ لوگوں کے ذہن کھل جائیں گے اور وہ ان کو قبول کرنا شروع کردیں گے۔

یہ بہت ضروری ہے کہ بچے میں، مصنوعی عضو کے استعمال کیلئے، اعتماد پیدا کیا جائے ہم اکثر خاتون میں جلسی یا جذباتی مسائل کے تکنیکی جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم سہولت فراہم کرنے والے خصوصی اوزار کی طرف جاتے ہیں۔ بعض اوقات ان کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بعض اوقات یہ غیر ضروری یا بہت مہنگے ہوتے ہیں، یا بچے کی زندگی مزید مشکل بنا دیتے ہیں (اگرچہ جسمانی لحاظ سے ان کا کچھ فائدہ ہوتا ہے) اس لئے

یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ کیا بچے کو سہولت فراہم کرنے والے خصوصی اوزار، پٹیوں یا آپریشن کی ضرورت ہے اور اگر ہے تو کس قسم کا؟
خاندان اور معاشرے میں بچے کا احتیاط سے مکمل تجزیہ کریں۔